6

ہمدردی

ایک مرتبہ عید کو ایک بڑی بھاری ٹوپی مجھ کو امّاں جان نے بنا دی تھی۔ وہی ٹوپی اوڑھے ہوئے خالہ جان کے یہاں جا تا تھا۔میاں مسکین کے کوچے میں پہنچا تو بہت سے چپراسی پیادے ایک گھر کو گھیرے ہوئے تھے اور بہت سے تماشائی بھی وہاں جمع تھے۔ یہ دیکھ کر میں بھی ان لوگوں میں جا گھُسا۔معلوم ہوا کہ ایک غریب، نہایت غریب، بوڑھی سی عورت ہے چھوٹے چھوٹے کئی بچّے ہیں۔سرکاری پیادے اس کے میاں کو پکڑے لیے جاتے ہیں۔اس واسطے کہ اس نے کسی بنیے کے یہاں سے ادھار کھایا تھا اور بنیے نے اس پر ڈگری جاری کرائی تھی۔ وہ مرد مانتا تھا کہ قرضہ واجب ہے، مگر کہتا تھا کہ میں کیا کروں۔اس وقت بالکل تہی دست ہوں۔

ہر چند اس بے چارے نے بنیے کی اور سرکاری پیادوں کی بہتیری خوشامد کی، مگر نہ بنیا مانتا تھا نہ پیادے باز آتے تھے اور پکڑے لیے جاتے تھے۔ لوگ جو وہاں کھڑے تھے، انھوں نے بھی کہا لالہ! جہاں تم نے اتنے دنوں صبر کیا، دس یا پانچ روز اور صبر کر جاؤ۔ بنیا بولا: ''اچھی کہی، میاں جی! اچھی کہی۔ برسوں کا ناٹواں اور روج کی ٹال مٹول۔ بھگوان جانے، ابھی کھان صاحب کی اِجّت اتروائے لیتا ہوں'' وہ شخص جس پر ڈگری جاری تھی، غریب تو تھا لیکن غیرت مند بھی تھا۔ بنیے نے جو عزّت اتروانے کا نام لیا، سرخ ہوگیا اور گھر میں گھُس تلوار میان سے نکالنا چاہتا تھا کہ بنیے کا سر الگ کردے کہ اس کی بیوی اس کے پیروں سے لپٹ گئی اور رو کر کہنے لگی خدا کے لیے، کیا غضب کرتے ہو؟ یہی تمھارا غصّہ ہے تو پہلے مجھ پر اور بچّوں پر ہاتھ صاف کرو۔ کیوں کہ تمھارے بعد تو ہمارا کہیں بھی ٹھکانا نہیں۔'' ماں کو روتا دیکھ کر بچّے اس طرح دھاڑیں مار کر روئے کہ

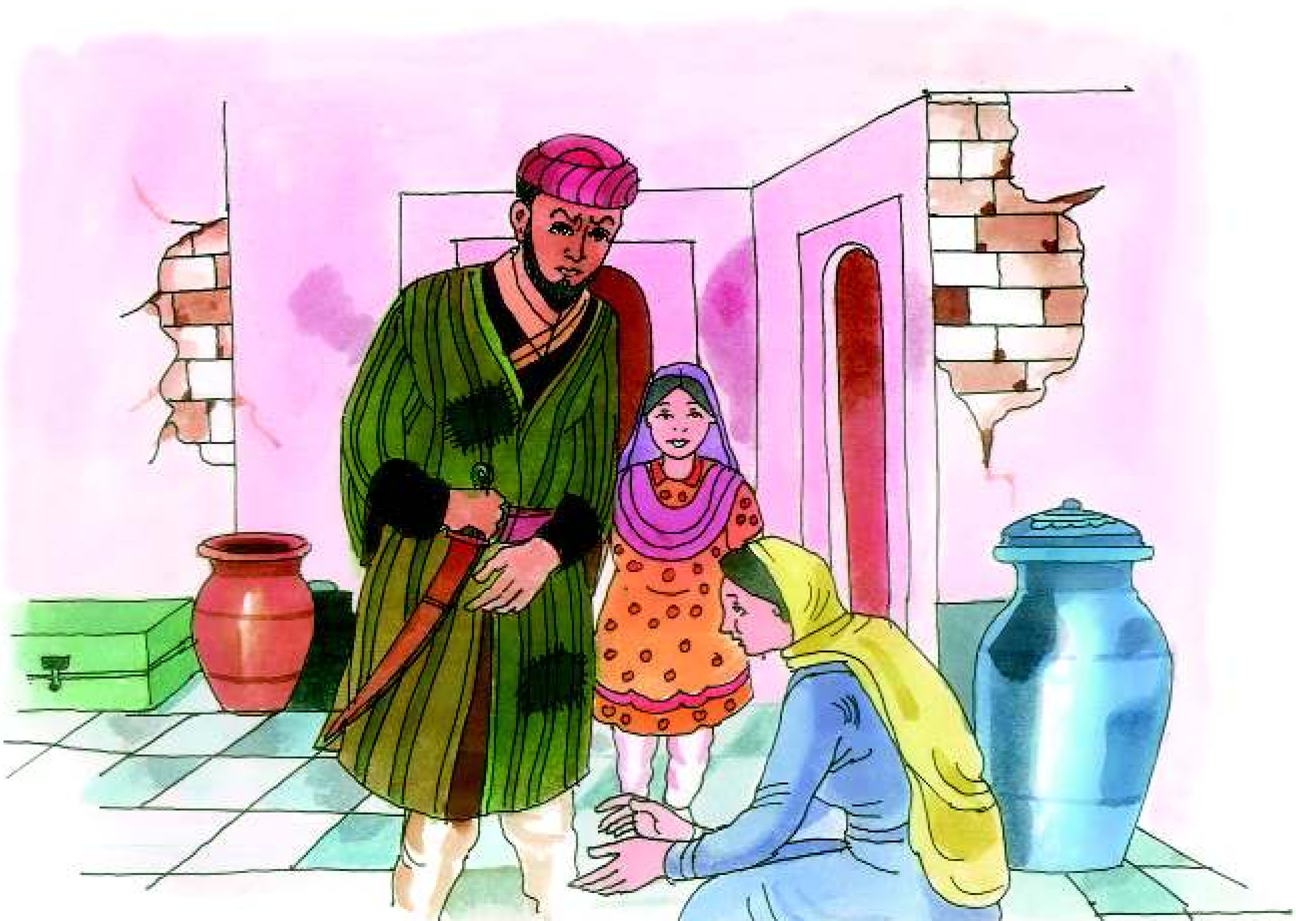

میرا دل دہل گیا۔ دوڑ کر سب کے سب باپ کو لپٹ گئے۔ ان کی یہ حالت دیکھ کر خاں صاحب بھی ٹھنڈے ہوئے اور تلوار کو میان میں ڈال کر کھونٹی سے لٹکا دیا اور بی بی سے کہا —— ''اچھّا تو نیک بخت، پھر مجھ کو اس بےعزّتی سے بچنے کی کوئی تدبیر بتا۔''

بی بی نے کہا —— ''بلا سے، جو چیز گھر میں ہے، اس کو دے کر کسی طرح اپنا پنڈ چھڑاؤ۔ تم کسی طرح رہ جاؤ تو پھر جیسی ہوگی دیکھی جائے گی۔''

توا، چکی، پانی پینے کا کٹورا، نہیں معلوم کن کن وقتوں کی ہلکی ہلکی بےقلعی دو پتیلیاں، بس یہی اس گھر کی کل کائنات تھی۔ چاندی کی دو چوڑیاں لیکن ایسی پتلی جیسے تار، اُس نیک بخت عورت کے ہاتھوں میں تھیں۔ یہ سب سامان خاں صاحب نے باہر لا کر اس بنیے کے رو برو رکھ دیا۔ اوّل تو بنیا اُن چیزوں کو ہاتھ ہی نہیں

لگا تا تھا لوگوں نے بہت کچھ کہا سنا، یہاں تک کہ ان سرکاری پیادوں کو بھی رحم آیا۔ انھوں نے بھی بنیے کو سمجھایا۔ بارے خدا خدا کرکے وہ اس بات پر رضا مند ہوا کہ پانچ روپیے اصل، دو روپیے سود، ساتوں کے ساتوں دے دیں تو فارغ خطی لکھ دے۔ لیکن خاں صاحب کا کل اُثاثہ چار ساڑھے چار سے زیادہ کا نہ تھا۔ تب پھر گھر گئے تو بی بی سے کہا کہ اڑھائی روپیے کی کسر رہ گئی ہے۔ بی بی نے کہا ''اب تو کوئی چیز میرے پاس نہیں۔ ہاں لڑکی کے کانوں میں چاندی کی بالیاں ہیں۔ دیکھو جو اُن کو ملا کر پوری پڑے۔

وہ لڑکی کوئی چھے برس کی تھی۔ بس بعینہٖ جتنی ہماری حمیدہ۔ امّاں جو لگی اس کی بالیاں اتارنے تو وہ لڑکی اِس حسرت کے ساتھ روئی کہ مجھ سے ضبط نہ ہوسکا۔ میں نے دل میں کہا کہ الٰہی! اس وقت مجھ سے کچھ بھی اس کی مدد نہیں ہوسکتی۔ فوراً خیال آیا کہ ایک روپیہ اور کوئی دو آنے کے پیسے تو نقد میرے پاس ہیں۔ دیکھو، ٹوپی بک جائے تو خاں صاحب کا سارا قرضہ چک جائے۔ بازار تو قریب تھا ہی۔ فوراً میں گلی کے باہر نکل آیا۔ رومال تو سر سے لپیٹ لیا اور ٹوپی ہاتھ میں لے ایک گوٹے والے کو دکھائی۔ اس نے چَھے کی آنکی۔ میں نے چھوٹتے ہی کہا ''لا، بلا سے، چَھے ہی دے۔'' غرض چَھے وہ، ایک میرے پاس نقد تھا، ساتوں روپیے میں نے چپکے سے اس عورت کے ہاتھ پر رکھ دیے۔ تب تک پیادے خاں صاحب کو گرفتار کرکے لے جا چکے تھے اور گھر میں رونا پیٹنا مچ رہا تھا۔ دفعتاً پورے سات روپیے ہاتھ میں دیکھ کر اس عورت پر شادی مرگ کی سی کیفیت طاری ہوگئی۔ اس خوشی میں اس نے کچھ نہیں سوچا کہ یہ روپیہ کیسا ہے اور کس نے دیا ہے۔ فوراً اپنے ہمسائے کو روپیہ دے کر دوڑایا اور خود بچّوں سمیت دروازے میں آ کھڑی ہوئی۔ بات کی بات میں خاں صاحب چھوٹ آئے تو بچّوں کو کیسی خوشی ہوئی کہ کودیں اور اچھلیں۔ کبھی باپ کے کندھے پر کبھی ماں کی گود میں اور کبھی ایک پر ایک۔ اب اُس عورت کو میرا خیال آیا اور بچّوں سے بولی کہ کم بختو! کیا اودھم مچائی ہے۔ (میری طرف اشارہ کرکے) دعا دو اس اللہ کے بندے کی جان و مال کو، جس نے آج باپ کی اور تم سب کی

جانیں رکھ لیں۔ نہیں تو ٹکڑا مانگے نہ ملتا۔ کوئی چچا یا ماموں بیٹھا تھا کہ اُس کو تمھارا درد ہوتا، اِس مصیبت کے وقت تمھاری دست گیری کرتا۔ صِرف ایک باپ کے دم کا سہارا کہ اللہ رکھے، اس کے ہاتھ پاؤں چلتے ہیں تو محنت سے مزدوری سے، خدا کا شکر ہے، روکھی سوکھی روز کے روز دو وقت نہیں تو ایک ہی وقت مل تو جاتی ہے۔ ہمارے حق میں یہ لڑکا کیا ہے، رحمت کا فرشتہ ہے۔ نہ جان نہ پہچان، نہ رشتہ نہ ناتا۔ اوراس اللہ کے بندے نے مٹھی بھر روپیے دے کر آج ہم سب کو نئے سرے سے زندہ کیا۔

وہ بچّے جس قدر شکر گزاری کی نظر سے مجھ کو دیکھتے تھے، اس کی مسرّت اب تک میں اپنے دل میں پاتا ہوں۔ روپیہ خرچ کرنے کے بعد مجھ کو عمر بھر میں بھی ایسی خوشی نہیں ہوئی جیسی اس دن تھی۔

مشق

لفظ اور معنی:

پیادے	:	پیدل سپاہی
ڈگری	:	عدالتی فیصلہ، سرکاری حکم
واجب	:	جسے جس کا ادا کرنا ضروری ہو
تہی دست	:	خالی ہاتھ، مفلس
ناﺅواں	:	قرض، چڑھی ہوئی رقم
دل دہل جانا	:	کانپ جانا
نیک بخت	:	سیدھا سادا، شریف آدمی
تدبیر	:	ترکیب، حکمت
پِنڈ چھڑانا	:	پیچھا چھڑانا
کائنات	:	سرمایہ، پونجی
روبرو	:	آمنے سامنے
رضا مند ہونا	:	بات مان لینا
فارغ خطی	:	رسید، قرض کے وصول ہوجانے کا سرٹیفکیٹ
آثاثہ	:	سامان، پونجی
کسر	:	کمی
بعینہٖ	:	ہو بہو، ٹھیک اتنی ہی

آ نکلنا : قیمت لگانا

دفعتاً : یک بہ یک، اچانک

شادی مرگ : خوشی کے مارے مر جانا

کیفیت : حالت

ہمسایہ : پڑوسی

شکرگزاری : احسان مندی

دست گیری کرنا : مدد کرنا، سہارا دینا

مسرت : خوشی

غور کیجیے:

- ڈپٹی نذیر احمد اردو کے مشہور ادیب اور عالم تھے۔ انھوں نے بچّوں کے لیے بھی بہت کچھ لکھا ہے۔
- اس سبق میں انھوں نے ایک بچّے کا واقعہ بیان کیا ہے۔ جو دوسروں کے ساتھ ہمدردی کرتا ہے اور مشکل گھڑی میں کام آتا ہے۔ جو لوگ پریشانی میں ہوں ہمیں ان کی مدد کرنی چاہیے۔
- اس سبق میں ڈپٹی نذیر احمد نے اپنے زمانے کی دلّی کی عام بول چال کی زبان استعمال کی ہے۔

سوچیے، بتائیے اور لکھیے:

1۔ غریب عورت کے شوہر کو پیادے کیوں پکڑ کر لے جا رہے تھے؟

2۔ بنیے نے کس لیے خاں صاحب کو مہلت نہیں دی؟

3۔ خاں صاحب کی گرفتاری پر گھر والوں کا کیا حال ہوا؟

4۔ لڑکے نے خاں صاحب کی مدد کس طرح کی؟

5۔ خاں صاحب کے چھوٹ آنے پر بچوں کو کیسی خوشی ہوئی؟

خالی جگہوں کو نیچے دیے ہوئے لفظوں سے پُر کیجیے:

رحمت — اَثاثہ — پیادے — تہی دست — شادی مرگ

1۔ سرکاری .... اس کے میاں کو پکڑے لیے جاتے ہیں۔

2۔ میں اس وقت بالکل .... ہوں۔

3۔ خاں صاحب کا کُل .... چار ساڑھے چار سے زیادہ کا نہ تھا۔

4۔ اس عورت پر .... کی سی کیفیت طاری ہو گئی۔

5۔ ہمارے حق میں یہ لڑکا کیا ہے، .... کا فرشتہ ہے۔

پڑھیے، سمجھیے اور لکھیے:

لال ٹوپی

بوڑھی عورت

پتلی پتلی چوڑیاں

چھوٹے بچّے

◆ اوپر دی ہوئی تصویروں کو دیکھ کر خالی جگہوں کو بھریے:

◆ ٹوپی کا رنگ .... ہے۔ ◆ عورت .... ہے۔

◆ چوڑیاں .... ہیں۔ ◆ بچّے .... ہیں۔

◆ جو لفظ آپ نے لکھے ہیں وہ ٹوپی، عورت، چوڑیاں اور بچّوں کی کسی نہ کسی خصوصیت کو ظاہر کرتے ہیں۔

ایسے الفاظ جن سے کسی اسم یا ضمیر کی کوئی خصوصیت یعنی اچھائی یا برائی ظاہر ہوتی ہے، انھیں صفت کہتے ہیں۔

◆ تصویروں کی مدد سے اشارے کے مطابق صحیح جوڑے بنایئے:

بڑی

لال

آدمی

بچّہ

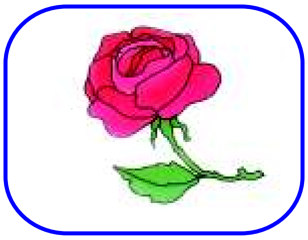

گرم

پیلا

مسجد

چائے

چھوٹا

کالی

گلاب

آم

بوڑھا

ترنگا

جھنڈا

بلّی

نیچے گملے کی پتیوں پر کچھ الفاظ دیے ہوئے ہیں۔ ان میں سے ہم معنی الفاظ تلاش کر کے مثال کے مطابق خالی جگہوں میں لکھیے :

مثال: لفظ: مال — معنی: دولت

الفاظ	معنی
شور	....
قریب	....
حاجت	....
ناتواں	....
آمنے سامنے	....
اثاثہ	....
کمی	....
خوشامد کرنا	....

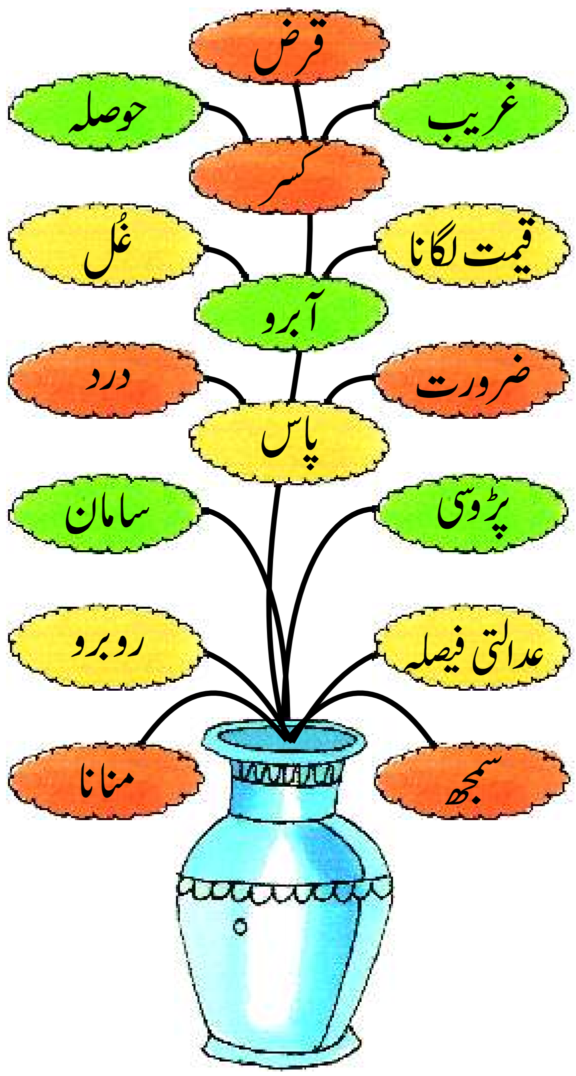

الفاظ	معنی
عزّت	....
تکلیف	....
ڈگری	....
مسکین	....
ہمت	....
ہمسایہ	....
عقل	....
آنکنا	....

◆ 'جماعت' سے پہلے 'ہم' لگا کر 'ہم جماعت' بنا ہے۔ جس کے معنی ہیں ایک ہی جماعت میں پڑھنے والے۔ نیچے دیے ہوئے لفظوں سے پہلے 'ہم' لگا کر الفاظ بنائیے اور ان کے معنی بھی لکھیے :

معنی	لفظ	
....	خیال	....
....	سفر	....
....	شکل	....
....	عمر	....
....	نام	....

ان لفظوں سے جملے بنائیے اور خالی جگہوں میں لکھیے:

تہی دست ....

تدبیر ....

ہمسایہ ....

دفعتاً ....

واجب ....

ہمدردی کے بارے میں پانچ جملے لکھیے:

- ....
- ....
- ....
- ....
- ....

نیچے دی ہوئی تصویروں پر دو دو جملے لکھیے :

◆ ....

◆ ....

◆ ....

◆ ....

◆ ....

◆ ....

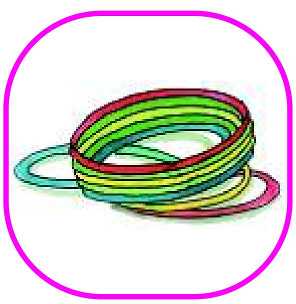

◆ ....

◆ ....

◆ ....

◆ ....

◆ ....

◆ ....

مشق بلند آواز سے پڑھیے اور خوش خط لکھیے :

تہی دست　　دفعتاً　　فارغ خطی　　اَثاثہ　　ڈگری